رسالہ نمبر: 114

ابوجہل کی موت



شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطّار قادِری رضَوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

ابو جہل کی موت [1]

شیطٰن لاکھ سستی دلائے یہ بیان (26 صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوتا مَحسوس فرمائیں گے۔

دُرُود شریف لکھنے والے کی مغفِرت ہوگئی

حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میرا ایک اسلامی بھائی تھا، مرنے کے بعد اسے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ ؟ یعنی اللہ تعالٰی نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ تعالٰی نے مجھے بخش دیا۔ میں نے پوچھا: کس عمل کے سبب؟ کہنے لگا: میں حدیث لکھتا تھا جب بھی شاہِ خیرُ الْاَنام عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا ذِکرِ خیر آتا میں ثواب کی نیّت سے ''صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلَّم'' لکھتا، اسی عمل کی بَرَکت سے میری مغفِرت ہوگئی۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص۴٦٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت نے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تین روزہ اجتماع (۵،٦،۷رجب المرجب ۱٤۲۰ھ بروز اتوار مدینۃ الاولیاء ملتان) میں فرمایا۔ ضَروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضر خدمت ہے۔ -مجلسِ مکتبۃُ المدینہ

دُرُود کی جگہ ؐ لکھنا حرام ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ! دُرُود شریف لکھنے کی بھی کیا خوب برکتیں ہیں۔اس **حِکایت** سے یہ بھی معلوم ہوا جب بھی دُرُود شریف پڑھیں یا لکھیں **''ثواب کی نیّت''** ہونا ضَروری ہے اور یہ تو ہر عمل میں لازم ہے، اگر کسی اچّھے عمل میں **اچّھی نیّت** نہ ہوگی تو ثواب نہیں ملے گا۔اس لئے ہر ہر عمل سے قبل اچّھی اچّھی نیّتوں کی عادت بنانی چاہئے۔**دُرُود شریف** لکھنے کے تعلُّق سے بعض **مَدَنی پھول** قَبول فرمائیے: جب بھی نامِ اَقدس لکھیں تو زَبان سے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کہیں بھی اور لکھیں بھی نیز مکمّل صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم لکھا کریں، اسکی جگہ اِس کا مُخَفَّف (SHORT FORM) صلعم یا ؐ لکھنا ناجائز وسخت حرام ہے۔(ماخوذ از بہارِشریعت ج ۱ ص ۵۳۴) اسی طرح جَلَّ جلالُہ کی جگہ ج یا عَلَیْہِ السَّلام کی جگہ ؑ ، رضی اللہ تعالٰی عنہ کی جگہ ؓ اور رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے بجائے ؒ مت لکھا کیجئے۔

دُو کم سِن مُجاہِدین

حضرتِ سیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: **غَزوۂ بَدْر** کے دن جب میں مُجاہِدین کی صَف میں کھڑا تھا، میں نے اپنے دائیں بائیں دُو کم سِن انصاری لڑکے دیکھے۔اِتنے میں ایک نے آہِستہ سے مجھ سے کہا: **یَاعَمِّ! ھَلْ تَعْرِفُ اَبَا جَھْل؟** چچاجان! آپ ابوجَہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: ہاں لیکن تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ اُس نے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے وہ گستاخِ رسول ہے، خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر میں اُس کو دیکھ لوں

تو اس پر ٹوٹ پڑوں یا تو اس کو مار ڈالوں یا خود مر جاؤں۔ دوسرے لڑکے نے بھی مجھ سے اِسی طرح کی گفتگو کی۔ (شاعِر ان دونوں نوعُمر لڑکوں کے جذبات کی عکّاسی کرتے ہوئے کہتا ہے)

قسم کھائی ہے مرجائیں گے یا ماریں گے ناری کو
سنا ہے گالیاں دیتا ہے یہ محبوبِ باری کو

حضرتِ سیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ مزید فرماتے ہیں: اچانک میں نے دیکھا کہ ابوجَہل اپنے سپاہیوں کے درمیان کھڑا نظر آیا۔ **میں** نے ان لڑکوں کو ابوجَہل کی طرف اشارہ کر دیا۔ وہ تلواریں لہراتے ہوئے اُس پر ٹوٹ پڑے اور پے دَر پے وار کر کے اُسے پچھاڑ دیا۔ پھر دونوں اپنے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضِر ہوگئے اور عَرض کی: **یا رسولَ اللہ**! صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہم نے **ابوجَہل** کو ٹھکانے لگا دیا ہے۔ سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِسْتِفسار فرمایا: تم میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ دونوں ہی کہنے لگے: میں نے۔ شَہَنْشاہِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا تم نے اپنی خون آلودہ تلواریں صاف کر لی ہیں؟ دونوں نے عرض کی: جی نہیں۔ میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان تلواروں کو مُلاحَظہ کر کے فرمایا: کِلَاکُمَا قَتَلَہٗ یعنی تم دونوں نے اسے قتْل کیا ہے۔ (بُخاری ج ۲ ص ۳۵۶ حدیث ۳۱۴۱)

دونوں مُنّوں کا بھی حملہ خوب تھا بو جَہل پر
بدْر کے ان دونوں ننّھے جاں نثاروں کو سلام

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم : جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

یہ نوعُمْر کون تھے ؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ اسلام کے شاہین صِفَت کم سِن مجاہِدین جنہوں نے لشکرِ قریش کے سِپہ سالار، دشمنِ خدا و مصطفٰے اور اس امّت کے سنگ دل و سَرکش فِرعون **ابوجَہل** کو موت کے گھاٹ اُتارا ان کے اسمائے گرامی ہیں: **مُعاذ** اور **مُعَوِّذ** رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما ۔ یہ دونوں سگے بھائی تھے۔ان کے عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر صد ہزار تحسین و آفرین اور ان کے ولولۂ جہاد پر لاکھوں سلام کہ اس لڑکپن اور کھیلنے کودنے کے ایّام میں ہی انہوں نے اپنی زندگیوں کو مَدَنی رنگ میں رنگ لیا اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کر کے لشکرِ کفّار کے سِپہ سالار **ابوجَہلِ** جفا کار سے ٹکّر لے لی اور اس کو خاک وخون میں لوٹتا کر دیا۔ کسی شاعِر نے ان دونوں مَدَنی مُنّوں کے **ابوجَہل** پر حملہ کرنے کی کیا خوب منظر کشی کی ہے:

گِرا اس طرح کُندے جوڑ کر شہباز کا جوڑا — کہ اِک دم میں صفِ زاغ وزَغَن کا سلسلہ توڑا
جوانوں کے مقابل پہلوانوں کی طرح اَڑتے — برابر وار کرتے وار سہتے چَومُکھی لڑتے
ہٹاتے مارتے اور کاٹتے بڑھتے گئے دونوں — بَسانِ مَوجِ اوجِ رَیگ پر چڑھتے گئے دونوں
اُدھر بُوجَہل بھی کرنے لگا بچنے کی تدبیریں — نہ اسکی دھمکیاں کام آسکیں لیکن نہ تقریریں
بَروئے بازوئے تقدیر تدبیریں نہیں چلتیں — جہاں شمشیر چل جاتی ہے تقریریں نہیں چلتیں
ہٹا وہ دیکھ کر ان کو یہ پھر اسکے قریں پہنچے — جہاں بُوجَہل پہنچا دونوں لڑکے بھی وہیں پہنچے
نہ بھاگا جاسکا تو ان کو دھمکانے لگا کافر — سِپَر کے آسرے پر تیغ چمکانے لگا کافر

وہ پختہ کار یہ کمسِن، یہ پیدل اور وہ گھوڑے پر
لگامرکَب کُدانے خَشمگیں شیروں کے جوڑے پر

مگر عُشّاق اپنی جان کی پروا نہیں کرتے
خدا سے ڈرنے والے موت سے ہرگز نہیں ڈرتے

ہوا میں گونج اٹھیں رَعد کی مانند تکبیریں
گِریں بُوجَہل پر دو تیز خون آشام شمشیریں

دَہَن سے آہ نکلی ہاتھ سے تیغ وسِپَر چھوٹی
گِرا گھوڑا بھی کھا کر زخم دونوں کی کمر ٹوٹی

زمیں دھنستی تھی جس بدبخت کی ادنیٰ سی ٹھوکر پر
پڑا تھا خون میں لِتھڑا ہوا مٹّی کی چادر پر

وہ ہڈّی اور خوں جس پر ہمیشہ ناز رہتا تھا
وُہی ہڈّی شِکستہ تھی وہی اب خون بہتا تھا

زَباں سے چیختا اور کفر بکتا ہی رہا کافِر
مددگاروں کو چاروں سَمت تکتا ہی رہا کافِر

وہ جنگ آور رِسالہ جس کے بَل پر زور تھا سارا
اُسی میں گھس کے دو کمزور لڑکوں نے اسے مارا

جوانو! قابلِ تقلید ہے اِقدام دونوں کا
جَبینِ لَوحِ غیرت پر لکھا ہے نام دونوں کا

وہ غازی تھے مَئے حُبِّ نبی کا جوش تھا اُن کو
لبِ کوثر پہنچ کر شوقِ نوشا نوش تھا ان کو

مشکل الفاظ کے معانی

کُندا: کند ھا۔ زاغ: کوّا۔ زَغَن: چِیل۔ بَسان: مانند۔ مَوج: پانی کی لہر۔ اَوج: بُلندی۔ رَیگ: دُھول۔ قَرِیں: قریب۔ سِپَر: ڈھال۔ مَرکَب: سُواری۔ خَشمگیں: غَضَبناک۔ رَعْد: بجلی کی کڑک۔ خون آشام شمشیریں: خونخوار تلواریں۔ دَہَن: مُنہ۔ تیغ: تلوار۔ لَعِین: لعنتی۔ عَدُو: دشمن۔ شِکستہ: ٹوٹی ہوئی۔ رِسالہ: ہزار فوج کا دَستہ۔ جَبین: پیشانی۔ لَوح: تختی۔ مَئے حُبِّ نبی: نبی کی مَحبَّت کی شراب۔

لٹکتا بازو

ایک رِوایت کے مطابِق ان دونوں بھائیوں میں سے حضرتِ سیِّدُ نا مُعاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے: میں اپنی تلوار لہراتا ہوا **ابوجہل** پر ٹوٹ پڑا میرے پہلے وار سے اس کی ٹانگ کی پِنڈلی کٹ کر دور جا گری۔ اس کے بیٹے عِکْرِمہ (جو بعد میں مسلمان ہوئے) نے میری گردن پر تلوار کا وار کیا مگر اس سے میرا بازو کٹ گیا اور کھال کے ایک تَسمے کے ساتھ لٹکنے لگا۔ سارا دن لٹکتے ہوئے بازو کو سنبھالے میں دوسرے ہاتھ سے دشمن پر تلوار چلاتا رہا۔ **لٹکتا بازو** لڑنے میں رُکاوٹ بن رہا تھا، لہٰذا میں نے اسے پاؤں کے نیچے دبا کر کھینچا جس سے جِلد (یعنی کھال) کا تَسمہ ٹوٹ گیا اور میں اس سے آزاد ہو کر پھر کُفّار کے ساتھ مصروفِ پَیکار (یعنی جنگ) ہو گیا۔ **مُعاذ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زخم ٹھیک ہو گیا اور یہ حضرتِ سیِّدُ نا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عَہْدِ خِلافت تک زندہ رہے۔ حضرتِ علّامہ قاضی عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے اِبنِ وَہْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے، خَتمِ جنگ کے بعد حضرتِ سیِّدُ نا **مُعاذ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا کٹا ہوا بازو لے کر بارگاہ رسالت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضِر ہوئے۔ طبیبوں کے طبیب، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے لُعابِ دَہَن (یعنی مُبارک مُنہ کا تھوک شریف) لگا کر وہ کٹا ہوا بازو پھر کندھے کیساتھ جوڑ دیا۔ (مَدارِجُ النُّبُوَّۃ ج ٢ ص ٨٧)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اگر توڑنے والے کا وُجود ہے تو جوڑنے والا بھی موجود ہے۔

علی کے واسطے سورج کو پھیرنے والے
اشارہ کر دے کہ میرا بھی کام ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

انوکھا جذبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان میں عبادت کے دَوران کیسا وَجد سا طاری ہو جاتا تھا کہ انہیں کسی تکلیف کا اِحْساس ہی نہیں ہوتا تھا، جی ہاں، راہِ خدا عزَّوَجَلَّ میں جہاد کرنا بھی عبادت ہی ہے۔ سیِّدُنا مُعاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا کھال میں لٹکتے ہوئے ہاتھ کے ساتھ لڑنا پھر اُسے پاؤں میں دبا کر کھینچ کر کھال کو توڑ ڈالنا یہ ایسی باتیں ہیں جو دلوں میں جُھرجُھری پیدا کر دیں مگر ان حَضْرات پر کچھ ایسی وارَفتگی چھائی ہوتی تھی کہ تکلیف کا اِحساس ہی نہیں ہوتا تھا۔ راہِ خدا عزَّوَجَلَّ کے ان جانبازوں اور اسلام کے حقیقی سرفروشوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ہمیں بھی **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کرنا چاہئے اور راہِ خدا عزَّوَجَلَّ میں آنے والی تکالیف ہنسی خوشی برداشت کرنی چاہئیں۔

سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ابو جَہل کا سر

سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کون ہے جو ابوجَہل کو دیکھ کر اس کا حال بتائے؟ تو حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے جا کر لاشوں میں دیکھا تو ابوجَہل زخمی پڑا ہوا دَم توڑ رہا تھا، اس کا سارا بدن فَولاد میں چھپا ہوا تھا، اس کے ہاتھ میں تلوار تھی جو رانوں پر رکھی ہوئی تھی، زخموں کی شدّت کے باعِث اپنے کسی عُضْو کو جُنْبِش نہیں دے سکتا تھا۔ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ ابنِ مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اس نے اس کی گردن پر پاؤں رکھا، اس عالَم میں بھی اُس کے **تکبُّر** کا عالَم یہ تھا کہ حَقارت سے بول اٹھا: اے بکریوں کے چَرواہے! تُو بڑی اونچی اور دشوار جگہ پر چڑھ گیا۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ھشام ص ۲۶۲، ۲۶۳) حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ ابن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں اپنی کُند تلوار سے ابوجَہل کے سر پر ضَربیں لگانے لگا، جس سے تلوار پر اُس کے ہاتھ کی گِرِفت ڈھیلی پڑگئی، میں نے اُس سے تلوار کھینچ لی۔ جانکنی کے عالم میں اس نے اپنا سر اٹھایا اور پوچھا: فتح کس کی ہوئی؟ میں نے کہا: لِلّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ۔ یعنی اللّٰہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیلئے ہی فتح ہے۔ پھر میں نے اُس کی داڑھی کو پکڑ کر جھنجھوڑا اور کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَخْزَاکَ یَا عَدُوَّ اللّٰہِ یعنی اُس اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے کہ جس نے اے دشمنِ خدا! تجھے ذلیل کیا۔ میں نے اُس کا خَود اس کی گُدّی سے ہٹایا اور اسی کی تلوار سے اس کی گردن پر زوردار وار کیا اس کی گردن کٹ کر سامنے جا گری۔ پھر میں نے اُس کے ہتھیار، زِرہ وغیرہ

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

اتار لئے اور اُس کا سر اُٹھا کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوگیا اور عرض کی: **یا رسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! یہ **دشمنِ خدا ابوجَہْل** کا سر ہے۔ **سلطانِ مدینہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تین بار فرمایا: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَعَزَّ الْاِسْلَامَ وَاَھْلَہٗ**۔ یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے اسلام اور اہلِ اسلام کو عزّت بخشی۔ پھر **سرکارِ عالی وقار** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سجدۂ شکر ادا کیا۔ پھر فرمایا: ہر اُمّت میں ایک فرعون ہوتا ہے اس اُمّت کا فرعون ابوجَہْل تھا۔

(سُبُلُ الْھُدٰی ج ٤ ص ٥١۔٥٢)

ابوجَہْل کی آخِری بکواس

ابوجَہْل کا جذبۂ عِناد اور عداوتِ **رسولِ ربُّ الْعِباد** تو دیکھئے کہ ٹانگیں کٹ چکی ہیں، سارا جسم زخموں سے چُور چُور ہے، موت سر پر مَنڈلا رہی ہے، اس حالت میں بھی اُس سَخت جان، شَقیِ اَزَلی (یعنی ہمیشہ ہی سے بدبخت) کی شَقاوت (یعنی بدبختی) کا عالم یہ ہے کہ اس نے حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کو کہا: ''اپنے نبی کو میرا یہ پیغام پہنچا دینا کہ میں عُمر بھر اس کا دشمن رہا ہوں اور اس وَقْت بھی میرا جذبۂ عَداوت شدید تر ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جب **سرکارِ والا تبار** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دربار میں اس اَزَلی بدبخت کا یہ جُملہ عَرض کیا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، **مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میری **اُمّت کا فرعون** تمام اُمّتوں کے فرعونوں سے زیادہ سنگدل اور کینہ پرور ہے۔ موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلام) کے فرعون کو جب

(بَحْرِ اَحْمَر کی) موجوں نے اپنے نرغے میں لے لیا تو پکار اٹھا:

قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْۤ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِیْلَ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۹۰﴾ (پ۱۱، یونس: ۹۰)

ترجمۂ کنز الایمان: بولا میں ایمان لایا کہ کوئی سچّا معبود نہیں سِوا اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمان ہوں۔

مگر اِس اُمّت کا فرعون مرنے لگا تو اس کی اسلام دشمنی اور سرکشی میں کمی کے بجائے اِضافہ ہوگیا۔

(مُحمّد رسول اللّٰہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم ج۳ ص۴۳۱، تفسیر کبیر ج۱۱ ص۲۲۴، ۲۲۵)

قُدرت کے نرالے انداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قُدرت کے بھی نرالے انداز ہیں بڑے بڑے جنگ آزماؤں نے **ابوجہل** پر تلواروں کے وار کئے مگر وہ نہ مرا، آخِر کار **دُو مَدَنی مُنّوں** نے اس کو گرادیا! اِس حملے میں وہ عاجز اور بے دست و پا ہوگیا، ہِلنے جُلنے کی اس میں سکت نہ رہی۔ مگر اس سَخت جان کی رُوح نہ نکلی، خدا عَزَّوَجَلَّ کی قُدرت کہ آخِرِ دم تک اِس کے ہوش وحَواس قائم رہے۔ اس میں حِکمت یہ تھی کہ اس غُرور تکبُّر کے پُتلے کو اُس مظلوم وبیکس بندے کے ہاتھوں واصِلِ جہنَّم کیا گیا جو مالی لحاظ سے خالی، جسمانی لحاظ سے کمزور اور قبیلے کے لحاظ سے بھی بے یار ومدد گار تھا۔ اسلام لانے کے سبب **ابوجہل**، حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالیاں بکتا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سرِ مبارَک کے بال پکڑ کر طمانچے رسید کیا کرتا تھا اُس وَقْت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی قسم کی

جوابی کارروائی کرنے سے قاصِر تھے، آج وُہی صَحابی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اُس کی چھاتی پر سُوار ہوگئے، اُس کے سر کو ٹھوکریں مار رہے ہیں، اپنے پاؤں تلے روند رہے ہیں، اُس کے ہاتھ سے تلوارِ آبدار چھین کر اُسی کی تلوار سے اس کا سر کاٹ رہے ہیں۔ ایسے وَقْت میں **ابوجَہل** بے ہوش نہیں ہوش میں ہے، اپنی تذلیل ورُسوائی کا شُعور رکھتا ہے لیکن دَم نہیں مار سکتا۔ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے کمزور ہاتھوں سے اُس کا سرِ غُرور کاٹ کر، اٹھا کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نَعْلَینِ مُبارَکین کے نیچے پھینک دیتے ہیں۔ ابوجَہل کی ذِلّت آمیز موت جُملہ کُفّار ومشرِکین اور تمام منافِقین و مُرتَدّین کیلئے تازِیانۂ عبرت ہے۔ اور یقیناً عزّت **اللہ** و **رسول** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور مسلمانوں کیلئے ہے جیسا کہ پارہ 28 **سُوْرَۃُ الْمُنٰفِقُوْن** آیت 8 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٨﴾ ع

ترجَمۂ کنزالایمان: اور عزّت تو **اللہ** اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کیلئے ہے مگر مُنافقوں کو خبر نہیں۔

مسلمانوں کا سامانِ جنگ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابوجَہل غزوۂ بَدْر میں قتل ہوا تھا۔ غزوۂ بَدْر کا واقِعہ 17 رَمَضانُ الْمبارَک سن ۲ ھ مقامِ بَدْر میں پیش آیا۔ اِس میں مسلمانوں کی تعداد بَہُت کم یعنی صِرْف **313** تھی، ان کے پاس صِرْف دو گھوڑے، 70 اُونٹ، شِکَستہ

کمانیں، ٹوٹے پھوٹے نیزے اور پُرانی تلواریں تھیں۔مگران کا جذبۂ ایمانی بے مثال تھا۔ انہیں سامانِ جنگ پر نہیں **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر بھروسا تھا۔

کُفّار کا سامانِ جنگ

ایک طرف مسلمانوں کی بےسَروسامانی کا یہ عالَم ہے تو دوسری طرف دشمنانِ خداومصطفٰے کی تعداد ایک ہزار ہے، ان کے پاس 100 بَرْق رفتار گھوڑے ہیں جن پر 100 زِرَہ پوش جنگجو سُوار ہیں، 700 اعلیٰ نَسل کے اُونٹ ہیں، کھانے پینے کے ذَخائر کے انْبار اٹھانے والے باربَردار جانور مزید برآں، نو نو، دس دس اُونٹ روزانہ ذَبْح کرکے لشکرِ کُفّار کی پُرتکلُّف دعوت کا اہتمام ہوتا ہے، ہر شب بزمِ عَیش ونَشاط برپا کی جاتی ہے جس میں شراب کے جام لُنڈھائے جاتے ہیں، خوبصورت کنیزیں اپنے ناچ اور سِحْر انگیز نَغمات سے اُن کی آتَشِ غَیظ وغضب بھڑکاتی رَہتی ہیں۔اس کے باوُجود غلامانِ مصطَفٰے کے چِہروں پر تسکین واطمینان کا نُور برس رہا ہے ان کے دِلوں میں ایمان ویقین کی شمع فروزاں ہے، شرابِ وَحْدت کے نَشے میں سرشار اپنے پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کا نام مبارک بُلند کرنے کیلئے اور اُس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاکیزہ دین کا پرچم اُونچا لہرانے کے شوق میں سردھڑ کی بازی لگانے کا عَزْم بِالْجَزْم کئے رِضائے الٰہی کی منزِل کی طرف مَستانہ وار بڑھے چلے جارہے ہیں، انہیں اپنی تعداد کی کمی، سامانِ جنگ کی قِلّت اور دشمن کی کثیر تعداد اور سامانِ حَرْب کی کثرت کی کوئی پرواہ نہیں، باطل کے سنگین قلعوں کو پاؤں کی ٹھوکروں سے

رَیزہ رَیزہ کردینے کا عَزْم انہیں ماہیِ بے آب (یعنی بِغیر پانی کی مچھلی) کی طرح تڑپا رہا ہے، شوقِ شہادت انہیں بے چین کیے دیتا ہے، جاں نثارانِ بدْر کی عظمت وشان کا بیان کرتے ہوئے شاعِر کہتا ہے:

وہاں سینوں میں کینہ تھا شقاوت تھی عداوت تھی
یہاں ذوقِ شہادت اور ایماں کی حلاوت تھی

مجاہد جن کو وعدے یاد تھے آیاتِ قراں کے
کھڑے تھے صبح سے ڈٹ کر مقابل فوجِ شیطاں کے

جو غیرت مند راہِ حق میں تھے مصروفِ جانبازی
اَبَد تک نام ان کا ہوگیا **اللہ** کے غازی

غَزا حق کیلئے حق کیلئے ان کی شہادت تھی
یہ جینا بھی عبادت تھا یہ مرنا بھی عبادت تھی

شہادت کا لَہو جن کے رُخوں کا بن گیا غازہ
کُھلا تھا ان کی خاطر دائمی جنّت کا دروازہ

شہادت اعلیٰ منزِل ہے مُسلمانی سعادت کی
وہ خوش قسمت ہیں مِل جائے جنہیں دولت شہادت کی

شہادت پاکے ہستی زندۂ جاوِید ہوتی ہے
یہ رنگیں شام، صبحِ عید کی تمہید ہوتی ہے

شہید اس دارِفانی میں ہمیشہ زندہ رہتے ہیں
زمیں پر چاند تاروں کی طرح تابندہ رہتے ہیں

اِسی رنگت کو ہے ترجیح اس دنیا کی زینت پر
خدا رَحمت کرے ان عاشِقانِ پاک طِینَت پر

سماسکتی ہے کیونکر حُبِّ دنیا کی ہوا دل میں
بسا ہوجب کہ نقشِ حُبِّ محبوب خدا دل میں

محمد کی محبّت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اِسی میں ہواگر خامی تو سب کچھ نامکمّل ہے

محمد کی غلامی ہے سَنَد آزاد ہونے کی
خدا کے دامنِ توحید میں آباد ہونے کی

محمد کی محبّت آنِ ملّت شانِ ملّت ہے
محمد کی محبّت روحِ ملّت جانِ ملّت ہے

محمد کی محبّت خون کے رِشتوں سے بالا ہے
یہ رشتہ دُنیوی قانون کے رِشتوں سے بالا ہے

محمد ہے متاعِ عالَمِ ایجاد سے پیارا
پِدَر، مادر برادر مال جاں اولاد سے پیارا

یِہی جذبہ تھا ان مردانِ غیرت مند پر طاری
دِکھائی جن کے ہاتھوں حق نے باطِل کو نِگُوں ساری

مشکل الفاظ کے معانی

شَقاوت: بدبختی۔ حلاوت: مٹھاس۔ غَزا: جنگ۔ رُخوں کا غازہ: چہروں کا پوڈر۔ دائمی: ہمیشہ رہنے والی۔ زندۂ جاوِید: ہمیشہ زندہ رہنے والا۔ تمہید: کسی بات کا آغاز۔ دارِ فانی: خَتْم ہونے والی دنیا۔ تابِندہ: روشن۔ پاک طِینت: نیک فطرت۔ دنیا کی ہوا: دنیا کی ہَوَس۔ ملّت: قوم۔ مَتاع: دولت۔ پِدَر: باپ۔ مادر: ماں۔ بِرادر: بھائی۔ نِگُوں سار: شرم سے سر جُھکائے ہوئے۔

حیرت انگیز جذبے کا راز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ عَزْمِ مُحکم، یہ باطِل سے ٹکرا جانے کا والہانہ شوق، خدا و مصطفٰے عزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نامِ پاک بلند کرنے کی تڑپ، یہ بے خَوفی اور بہادُری انہیں کہاں سے ملی؟ یقیناً یہ سب **اللہ و رسول** عزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحبَّت اوراُن دُعاؤں کا **ثَمر** (یعنی نتیجہ) ہے جولبہائے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نکلیں۔ چُنانچِہ امام بَیْہَقِی رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نَقْل کرتے ہیں: حضرتِ علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''بَدْر کے روز ہم میں سے حضرتِ مِقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کوئی سُوار نہ تھا وہ اَبْلَق (یعنی چِتکبرے) گھوڑے پر سُوار تھے، اُس رات سب سورہے تھے، مگر **اللہ** عزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ساری رات نَفْل پڑھتے رہے اور روتے رہے۔'' (دَلائِلُ النُّبُوّۃ ج۳ ص۴۹) **سُبْحٰنَ اللہ** عزَّوَجَلَّ اشکوں کی زَبانی فَتْح ونُصرت کیلئے جودعائیں مانگی گئی ہونگی ان کی قَبولیّت کا کیا عالَم ہوگا!

فِرِشتوں کے ذَرِیْعے مدد

امیرُ المُؤمِنین ، امام العادِلین، حضرتِ سیِّدُ نا عُمَرفاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: بَدْر کے روز سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم قِبلہ رُو کھڑے ہوگئے اور اپنے دونوں ہاتھ بارگاہِ الٰہی جَلَّ جَلالُہٗ میں پھیلا دیئے اور اپنے پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ سے فریاد شُروع کردی یہاں تک کہ مَحوِیَّت (یعنی اِستِغراق) کے عالَم میں آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارَک کندھے سے چادرِ پاک زمین پرتشریف لے آئی، سیِّدُ ناصِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ تیزی سے آئے اور چادرشریف اٹھا کر سلطانِ بَحْرو بر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارَک کندھے پر ڈالدی، پھروالِہانہ انداز میں پیچھے سے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سینے سے لگالیا اورعرض کی: آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! آپ کی اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے یہ دُعا کافی ہے۔ یقیناً **اللہ** تبارَکَ وَتعالٰی اپنا عَہْد پورا فرمائیگا۔ اُسی وَقْت سیِّدُ نا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام یہ آیت (یعنی پارہ9 سُوْرَۃُ الْاَنْفَال آیت9) لے کرحاضِر خدمتِ اَقدس ہوئے:

اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّیْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ مُرْدِفِیْنَ ﴿۹﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو اُس نے تمہاری سن لی کہ میں تمہیں مدد دینے والا ہوں ہزاروں فِرِشتوں کی قِطار سے۔

(مُسلِم ص۹۶۹ حدیث۱۷۶۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رسولوں کے سرتاج، صاحِبِ معراج صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی

دعاؤں کو قبولیّت کا تاج پہنا دیا گیا۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

اِجابت کا سہرا عِنایت کا جوڑا دُلہن بن کے نکلی دعائے محمد صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

اِجابت نے جھک کر گلے سے لگایا بڑھی ناز سے جب دعائے محمد صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

جِبرئیل عَلَیْہِ السَّلام کا گھوڑا

''خزائنُ الْعِرفان'' میں ہے، حضرتِ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنھما نے فرمایا: مسلمان اُس روز کُفّار کا تعاقُب (یعنی پیچھا) فرماتے تھے اور کافِر مسلمان کے آگے آگے بھاگتا جاتا تھا اچانک اوپر سے کوڑے کی آواز آتی تھی اور سُوار کا یہ کلمہ سنا جاتا ''اَقْدِمْ حَیْزُوْمُ'' یعنی ''اے حَیْزُوم! آگے بڑھ'' (حَیْزُوم حضرتِ جبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے گھوڑے کا نام ہے) اور نظر آتا تھا کہ کافِر گر کر مر گیا اور اُس کی ناک تلوار سے اُڑا دی گئی اور چِہرہ زخمی ہو گیا۔ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی طرف سے جب سیِّدِ عالم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت میں یہ کیفیّات بیان کی گئیں تو حُضُور (صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''یہ تیسرے آسمان کی مدد ہے۔'' (مُسلِم ص ۹٦۹) ایک بدری صَحابی حضرتِ ابوداوٗد مازِنی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں: میں غَزوۂ بَدْر میں ایک مشرِک کی گردن مارنے کے دَرپے ہوا، میری تلوار پہنچنے سے پہلے ہی اُس کا سر کٹ کر گر گیا تو میں نے جان لیا کہ اس کو کسی اور نے قتل کیا۔ (تفسیر دُرِّ مَنثور ج ٤ ص ۳۵-۳٦) حضرتِ سَہل بن حُنَیف (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں: بَدْر کے روز ہم میں سے کوئی تلوار سے اِشارہ کرتا تھا تو اُس کی تلوار پہنچنے سے قبل ہی مُشرِک کا سر تن سے جدا ہو کر گر جاتا تھا۔ (ایضاً ص ۳۳)

(خزائن العرفان ص ۳۳۵،۳۳٦ مُلَخَّصًا وَمُخَرَّجًا)

دُعا مومِن کا ہتھیار ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کیسے ہی کٹھن حالات پیدا ہو جائیں ہمیں نظر اَسباب پر نہیں بلکہ مُسَبِّبُ الْاَسْبَاب جَلَّ جَلالُہٗ پر رکھنی چاہیے اور دُعا سے ہرگز غفلت نہیں کرنی چاہیے۔ کہ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: **اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِن** یعنی دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔(مُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی ج ۱ ص ۲۱۵ حدیث ۴۳۵) **غَزوۂ بَدْر** میں دُشمنوں کو اپنی بھاری تعداد اور کثرتِ اَسْلِحہ (اَسْ۔لِ۔حَہ) پر ناز تھا اور مسلمانوں کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر بھروسا۔ مُجاہِدین میں جذبۂ شہادت کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور مسلمانوں کا بچّہ بچّہ شوقِ شہادت سے سرشار تھا۔ چُنانچہ

جو روتا ہے اُس کا کام ہوتا ہے

مشہور صَحابی حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وَقّاص رضی اللہ تعالٰی عنہ کے چھوٹے بھائی حضرت سیِّدُنا عُمَیر بن ابی وَقّاص رضی اللہ تعالٰی عنہ جو ابھی نو عُمْر ہی تھے **غَزوۂ بَدْر** کے موقع پر فوج کی تیّاری کے وَقْت اِدھر اُدھر چُھپتے پھر رہے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں نے تَعَجُّب سے پوچھا: کیوں چُھپتے پھر رہے ہو؟ کہنے لگے: کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم دیکھ لیں اور چھوٹا سمجھ کر جِہاد پر جانے سے مَنْع فرمادیں۔ بھیّا! مجھے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں لڑنے کا بڑا شوق ہے، کاش! مجھے شہادت نصیب ہو جائے۔ آخِرِ کار سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی توجُّہ شریف میں آ ہی گئے اور

ان کو کم عُمری کی وجہ سے منع فرمادیا۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَیر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ غَلَبۂ شوق کے سبب رونے لگے، ''جو روتا ہے اُس کا کام ہوتا ہے'' کے مِصداق ان کا آرزوئے شہادت میں **رونا کام آگیا** اور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اجازت مَرحمت فرمادی۔ جنگ میں شریک ہوگئے اور دوسری آرزو بھی پوری ہوگئی کہ اُسی جنگ میں **شہادت** کی سعادت بھی نصیب ہوگئی۔ آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے بڑے بھائی حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وَقّاص رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میرے بھائی عُمَیر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ چھوٹے تھے اور تلوار بڑی تھی لہٰذا میں اس کی حَمائل کے تَسموں میں گِرہیں لگا کر اُونچی کرتا تھا۔ (کتاب المغازی للواقدی ج ۱ ص ۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! چھوٹا ہو یا بڑا راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں جان قربان کرنا ہی ان کی زندگی کا مقصدِ وحید تھا، لہٰذا کامیابی خود آگے بڑھ کر ان کے قدم چومتی تھی۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَیر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا جذبۂ جِہاد اور شوقِ شہادت آپ نے مُلاحظہ فرمایا اور بڑے بھائی سیِّدُنا سعد ابنِ ابی وقّاص رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے تعاوُن کے بارے میں بھی آپ نے سنا۔ بیشک آج بھی بڑا بھائی اپنے چھوٹے بھائی کا اور باپ اپنے بیٹے کا تعاوُن کرتا ہے مگر صِرف دُنیوی مُعاملات میں اور فقط دُنیوی مستقبِل روشن کرنے کی غَرَض سے۔ افسوس! ہمارے پیشِ نظر صِرف دنیا کی چند روزہ زندگی کا سِنگھار ہے جبکہ صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی نگاہوں میں آخرت کی زندگی کی بہار تھی۔ ہم دُنیوی آسائشوں پر نثار ہیں اور وہ اُخروی راحتوں کے طلبگار تھے۔ ہم دنیا کی خاطِر ہر طرح کی مصیبتیں جَھیلنے کیلئے تیّار رہتے ہیں اور وہ آخِرت کی سُرخروئی کی آرزو میں ہر طرح کی راحتِ دنیا کو ٹھوکر مار کر سخت

مصائب و آلام اور خون آشام تلواروں تلے بھی مسکراتے رہے۔

رَبِّ کعبہ کے پَرَستار وہ مردانِ جلیل! | پاسبانِ حرم، وارثِ ایمانِ خلیل!
وہ سرِفرشِ زمیں عزّتِ حوّا کا ثُبوت | وہ تہِ چرخِ بریں عَظَمتِ آدم کی دلیل
راست گُفتار وکُشادہ دل وبیدار دماغ | مدّتُ العمر جو آفات کے سایوں میں پلے
کبھی پابندِ سَلاسِل کبھی شُعلوں کے حَریف | کبھی اَنگاروں پہ لوٹے کبھی کانٹوں پہ چلے
کبھی تپتے ہوئے پتّھر کی سِلَیں سینوں پر | کبھی کاندھوں پہ اٹھائے ہوئے وہ بارِ گراں
کبھی پُشتوں پہ سَلاخوں کے سلگتے ہوئے داغ | کبھی چہروں پہ طمانچوں کے المناک نشاں
کبھی نَیزوں کے سزاوار کبھی تِیروں کے | کبھی طعنوں کے کچوکے کبھی فاقوں سے نڈھال
کبھی چکّی کی مَشَقَّت کبھی تنہائی کی قید | کبھی اپنوں کی ملامت کبھی غیروں کا اُبال
کبھی بُہتان طَرازی، کبھی دُشنامِ غلیظ | کبھی تضحیک وتَمسخُر، کبھی شُبُہات وشکُوک
کبھی روحانی اذیّت، کبھی توہینِ ضَمیر | کبھی اِینٹوں سے تواضُع، کبھی کوڑوں کا سُلوک
کبھی محبُوس گھروں میں تو کبھی خانہ بدَر | چیتھڑے تن کے نگہبان، کبھی وہ بھی نہیں!
تشنگی کا ہے وہ عالم کہ الٰہی توبہ | حلق کو چاہئے تھوڑی سی نَمی وہ بھی نہیں
آزمائش کے لپکتے ہوئے ہنگاموں میں | وقت نے ان کے نشانات قدم دیکھے ہیں
تختۂ دار پہ آئے تو اُسے چوم لیا | ایسے جی دار بھی تاریخ نے کم دیکھے ہیں
کس عزِیمَت کے تھے مالِک یہ نُفُوسِ قُدسی | جو پڑی وقت کے ہاتھوں وہ کڑی جَھیل گئے
صِرف اسلام کی خاطِر، فَقَط **اللہ** کے لئے | جان سے کھیلنا آتا تھا انہیں کھیل گئے
ہم تک اسلام جو پہنچا تو صِرف ان کے طُفیل | یہ غلامانِ خدا نورِ رسالت کے امیں
سر بسر پیکرِ ایثار، مجسّم ایماں | حشر تک ان سا ہو پیدا کوئی ممکِن ہی نہیں

مشکل الفاظ کے معانی

پَرَستار: پُوجا کرنے والا۔ **پاسبان:** محافِظ ۔ **چَرخِ بَریں:** بُلند آسمان ۔ **راست گُفتار:** سچ بولنے والا۔ **پابندِ سَلاسِل:** زنجیروں میں جکڑا ہوا۔ **حَرِیف:** مقابلہ کرنے والا۔ **دُشنامِ غلیظ:** گندی گالیاں۔ **تضحیک:** ہنسی اُڑانا۔ **تَمَسخُر:** مذاق اُڑانا۔ **مَحبُوس:** قید۔ **خانہ بَدَر:** گھر سے نکال دینا۔ **تِشنگی:** پیاس۔ **تختۂ دار:** پھانسی کا تختہ۔ **عزیمت:** عَزْم وارادہ۔ **نُفوسِ قُدسی:** پاک جانیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت ، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشۂ بزمِ جنَّت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جس نے میری **سنَّت** سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ **جنَّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”یارَبَّ الْعِباد! مکّے مدینے کی زیارت عطا فرما“ کے بَتّیس حُرُوف کی نِسبت سے سفر کے 32 مَدَنی پھول

۞ **شَرْعاً** مسافِر وہ شخص ہے جو تین۳ دن کے فاصلے تک جانے کے ارادے سے

اپنے مقامِ اِقامت مَثَلاً شہر یا گاؤں سے باہَر ہو گیا۔ خشکی میں سفر پر تین دن کی مَسافت سے مُراد ساڑھے سَتاوَن میل (یعنی تقریباً 92 کلومیٹر) کا فاصِلہ ہے (فتاویٰ رضویہ مُخرَّجہ ج ۸ ص ۲۴۳، ۲۷۰) ❁ شَرْعی سفر کرنے والے کے لیے ضَروری ہے کہ وہ سفر کے ضَروری پیش آمَدہ یعنی سفر میں پیش آنے والے اَحکام سیکھ چکا ہو۔ (مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ ''مسافر کی نَماز'' کا مُطالَعہ نہایت مُفید ہے) ❁ جب سفر کرنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ پیر، جمعرات یا ہفتے کو کرے (مُلَخَّص از فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج ۲۳ ص ۴۰۰) ❁ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سیِّدُنا جُبَیر بِن مُطعِم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سفر میں اپنے سب رُفَقا سے زیادہ خوشحال رہنے کیلئے روانگی سے قبل یہ وِرْد پڑھنے کی تلقین فرمائی: ﴿۱﴾ سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن ﴿۲﴾ سُوْرَۃُ النَّصْر ﴿۳﴾ سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص ﴿۴﴾ سُوْرَۃُ الْفَلَق ﴿۵﴾ سُوْرَۃُ النَّاس ۔ ہر سورت ایک ایک بار اور ہر ایک کی ابتِدا میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اور سب سے آخر میں بھی ایک بار بِسْمِ اللّٰہ پوری پڑھ لیجئے، (اِس طرح سورتیں پانچ ہوں گی اور بِسمِ اللّٰہ شریف چھ بار) سیِّدُنا جُبَیر بِن مُطعِم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں یوں تو صاحِبِ مال تھا مگر جب سفر کرتا تو (سب رُفقا سے) بدحال ہو جاتا، مذکورہ سورتیں سفر سے قبل ہمیشہ پڑھنی شروع کیں ان کی بَرَکت سے واپَسی تک خوشحال اور دولت مند رہتا (ابو یعلی ج ۶ ص ۲۶۵ حدیث ۷۳۸۲) ❁ چلتے وَقْت سب عزیزوں دوستوں سے ملے اور اپنے قُصُور مُعاف کرائے اور اب اُن پر لازِم ہے کہ دل سے مُعاف کر دیں (بہارِ شریعت جلد اول ص ۱۰۵۲) ❁ لباسِ سفر پہن کر گھر میں چار رَکْعت نَفْل اَلْحَمْدُ اور قُلْ (ھُوَ اللّٰہ کی پوری

سورۃ) سے پڑھ کر باہَر نکلے۔ وہ رَکْعتیں واپَس آنے تک اُس کے اَہل و مال کی نگہبانی کریں گی (ایضاً) ۞ دو ۲ رَکعت بھی پڑھی جاسکتی ہیں، حدیثِ پاک میں ہے: ''کسی نے اپنے اہل کے پاس اُن دو ۲ رکعتوں سے بہتر نہ چھوڑا، جو بوقتِ ارادۂ سفر ان کے پاس پڑھیں'' (مصنّف ابن ابی شیبۃ ج ۱ ص ۵۲۹) ۞ سفر میں تین ۳ یا اِس سے زیادہ اسلامی بھائی ہوں تو ایک کو ''امیر'' بنالیں کہ سنّت ہے۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: ''جب سفر میں تین شخص ہوں تو ایک کو اپنا **امیر** بنالیں'' (ابو داؤد ج ۳ ص ۵۱ حدیث ۲۶۰۹) ۞ اس (یعنی امیر بنانے) میں کاموں کا اِنتظام رَہتا ہے، سردار (یعنی امیر) اُسے بنائیں جو خوش خُلق (یعنی با اَخلاق) عاقِل دیندار ہو، سردار (یعنی امیر) کو چاہیے کہ رفیقوں کے آرام کو اپنی آسائش پر مُقدَّم رکھے (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۰۵۲) ۞ آئینہ، سرمہ، کنگھا، مسواک ساتھ رکھے کہ سُنّت ہے (ایضاً ص ۱۰۵۱) ۞ **ذِکْرُ اللہ** سے دل بہلائے کہ فِرِشتہ ساتھ رہے گا، نہ کہ (بُرے) شِعر ولَغوِیات (یعنی بے ہودہ باتوں) سے کہ شیطان ساتھ ہوگا (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج ۱۰ ص ۷۲۹) ۞ اگر دشمن یا ڈاکو کا خوف ہو تو سورۂ ''**لِاِیْلٰفِ**'' پڑھ لیجئے، **اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ** ہر بلا سے اَمان ملے گی۔ یہ عمل مُجرَّب ہے (الحصن الحصین ص ۸۰) ۞ سفر ہو یا حَضَر (یعنی قِیام) جب بھی کسی غم یا پریشانی کا سامنا ہو **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ** اور **حَسْبُنَا اللہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْل** بکثرت پڑھئے۔ **اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ** مشکل آسان ہوگی ۞ راستے کی چڑھائی کی طرف یا سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے نیز بس وغیرہ جب سڑک کی اُونچی جانب جارہی ہو تو ''**اَللہُ اَکْبَر**'' اور سیڑھیوں یا ڈھلوان سے اُترتے ہوئے **سُبْحٰنَ اللہ** کہئے ۞

اگر کوئی شخص سفر پر جارہا ہو تو اس (مسافر) سے مُصافَحہ کرے یعنی ہاتھ ملائے اور اُس کے لیے یہ دُعا مانگے: **اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ** ؕ ترجمہ: میں تیرے دِین، تیری امانت اور تیرے عمل کے خاتمے کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سُپرد کرتا ہوں (ایضاً ص ۷۹) ۞ مُقیم کے لیے مُسافِر یہ دُعا پڑھے: **اَسْتَوْدِعُکَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَایُضِیْعُ وَدَائِعَہٗ** ؕ ترجمہ: میں تمہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سُپرد کرتا ہوں جو سونپی ہوئی امانتوں کو ضائع نہیں فرماتا (ابنِ ماجہ حدیث ۲۸۲۵ ج ۳ ص ۳۷۲) ۞ منزِل پر اُترتے وَقت یہ پڑھئے: **اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ** ؕ ترجمہ: میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کامِل کلمات کے واسطے سے ساری مخلوق کے شَر سے پناہ مانگتا ہوں۔ **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **ہر نقصان سے بچے گا** (الحِصنُ الحَصین ص ۸۲) ۞ مُسافِر کی دُعا قبول ہوتی ہے، لہٰذا اپنے لیے، اپنے والِدَین و اَہل وعِیال اور عام مسلمانوں کے لیے دعائیں کیجئے ۞ سفر میں کوئی شخص بیمار ہو گیا یا بیہوش ہو گیا تو اس کے ساتھ والے اُس مریض کی ضَروریات میں اُس کا مال بِغیر اجازت خَرچ کر سکتے ہیں (رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۳۳۴، ۳۳۵، بہارِ شریعت ج ۳ ص ۲۲۲) ۞ **مُسافِر** پر واجِب ہے کہ نَماز میں قَصْر (قَص۔رْ) کرے یعنی چار رَکعت والے فرض کو دو پڑھے اِس کے حق میں دو ہی رَکْعَتیں پوری نَماز ہے (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۴۳، عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۹) ۞ مغرِب اور وِتر میں قَصر نہیں ۞ **سنّتوں میں** قَصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائینگی، خوف اور رَوارَوی (یعنی گھبراہٹ) کی حالت میں سنّتیں مُعاف ہیں اور اَمن کی حالت میں پڑھی جائینگی (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۹) ۞ کوشِش کرکے ہوائی جہاز یا ریل یا بس میں

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابویعلی)

ایسے وَقْت سفر کیجئے کہ بیچ میں کوئی نَماز نہ آئے ❁ سونے کے اَوقات میں ہرگز ایسی غفلت نہ ہو کہ **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ نَماز قَضا ہو جائے ❁ دورانِ سفر بھی نَماز میں ہرگز کوتاہی نہ ہو، خُصُوصاً ہوائی جہاز، ریل گاڑی اور لمبے روٹ کی بس میں نَماز کیلئے پہلے ہی سے وُضو تیّار رکھئے ❁ راستے میں بس خراب ہوجائے تو ڈرائیور یا مالِکان بس وغیرہ کو کوسنے اور بک بک کرکے اپنی آخِرت داؤ پر لگانے کے بجائے صَبْر سے کام لیجئے اور جنَّت کی طلب میں ذِکْرو دُرُود میں مشغول ہو جائیے ❁ ریل، بس وغیرہ میں دیگر مُسافِروں کے حقِّ پڑوس کا خیال رکھتے ہوئے اُن کے ساتھ خوب حُسنِ سُلوک کیجئے، بے شک خود تکلیف اُٹھا لیجئے مگر اُن کو راحت پہنچائیے ❁ بس وغیرہ میں چلّا کر باتیں کرکے اور زور سے قہقہے لگا کر دوسرے مسافروں کو اپنے آپ سے بدظن مت کیجئے ❁ بھیڑ کے موقع پر کسی ضعیف یا مریض کو دیکھیں تو بہ نیّتِ ثواب اُس کو بس وغیرہ میں بَاِصرار اپنی نِشَسْت پیش کر دیجئے ❁ حتَّی الْاِمکان فلموں اور گانے باجوں سے پاک بس اور ویگن وغیرہ میں سفر کیجئے ❁ سفر سے واپَسی پر گھر والوں کے لئے کوئی تحفہ لیتے آیئے کہ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''جب سفر سے کوئی واپَس آئے تو گھر والوں کے لئے کچھ نہ کچھ ھَدِیّہ (یعنی تحفہ) لائے، اگرچہ اپنی جھولی میں پتّھر ہی ڈال لائے'' (ابنِ عساکر ج۵۲ص۲۳۰) ❁ شَرْعی سفر سے واپَسی میں مکروہ وَقْت نہ ہو تو سب سے پہلے اپنی مسجِد میں اور جب گھر پہنچے تو گھر پر بھی ۲ دو رَکْعت نَفْل پڑھئے۔

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ ۲ دو کُتُب (۱) 312 صَفْحات پر

مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 اور (۲) 120 صَفْحات کی کتاب ''سنّتیں اور آداب'' ہدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد



طالبِ غمِ مدینہ و بقیع ومغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

یکم محرم الحرام ۱۴۳٤ھ

16-11-2012



یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے اور خوب ثواب کمائیے۔

فہرس

مآخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرانِ مجید	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	السیرۃ النبویۃ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
تفسیر کبیر	داراحیاء التراث العربی بیروت	دلائل النبوۃ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
تفسیر درمنثور	دارالفکر بیروت	سبل الھدٰی	دارالکتب العلمیۃ بیروت
خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	محمد رسول اللہ	دارالقلم دمشق
بخاری	دارالکتب العلمیۃ بیروت	مدارج النبوۃ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند
مسلم	دارابن حزم بیروت	القول البدیع	موئسسۃ الریان بیروت
مسند ابی یعلی	دارالکتب العلمیۃ بیروت	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
کتاب المغازی	موئسسۃ الاعلمی للمطبوعات بیروت	وسائلِ بخشش	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

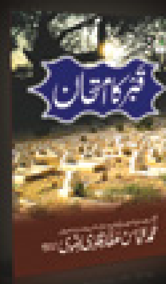
سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافِلوں میں سُنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **"فکرِ مدینہ"** کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافِلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ











MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

021-34921389-93 Ext: 2634

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net